سوال

ہر شخص کے ساتھ فرشتوں کی تعداد

جواب

الحمد للہ

ابن آدم کی ماں کے پیٹ میں تخلیق ہونے سے لے کر ان کی موت کے دن ان کے جسموں روح کے نکلنے تک فرشتے ان کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کی قبروں اور آخرت میں بھی ان کے ساتھ ہوں گے ۔

دنیا میں فرشتوں کا انسان کے ساتھ ہونا ذیل میں بیان کیا جاتا ہے ۔

اول : اس خلقت اور پیدائش کے وقت :

انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی نے رحم کو ایک فرشتے کے سپرد کیا ہے تو وہ کہتا ہے کہ اے میرے اللہ نطفہ ؟ اے میرے رب گاڑھا خون ؟ اے میرے رب گوشت کا لوتھڑا ؟ اے میرے رب بچہ یا بچی ؟ بدبخت یا نیک بخت ؟ اس کا رزق کتنا ہے ؟ اس کی موت کب ہے ؟ تو سب کچھ اس کی ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیا جاتا ہے)

صحیح بخاری حدیث نمبر (6595) صحیح مسلم حدیث نمبر (2646) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں ۔

دوم - ان کا ابن آدم کی حفاظت کرنا ۔

فرمان باری تعالی ہے :

(تم میں سے کسی کا بات کو چھپا کر کہنا اور یہ بلند آواز سے کہنا اور جو رات کو ہو اور جو دن میں چل رہا ہے سب اللہ تعالی پر برابر اور یکساں ہے اور اس کے پہریدار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کر رہے ہیں) الرعد/ 10-11

اور ترجمان القرآن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بیان کیا ہے کہ معقبات سے مراد فرشتے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے انسان کی اس کے آگے اور پیچھے سے حفاظت کے لئے مقرر کیا ہے تو جب اللہ تعالی کی تقدیر آتی ہے - جو اس پر مقدر کی گئی ہے کہ اسے کوئی مصیبت یا کوئی حادثہ پہنچنا ہو - تو اس سے علیحدہ ہو جاتے ہیں ۔

اور مجاہد کا قول ہے کہ : ہر ایک کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر ہیں جو کہ اس کی نیند اور بیداری حالت میں جنوں اور انسان اور موذی جانوروں سے حفاظت کرتے ہیں تو جو بھی اس کے نزدیک آتی ہے تو فرشتہ اسے کہتا ہے پیچھے رہو مگر اللہ کے حکم سے جو اسے پہنچنا ہو وہ اسے پہنچ جاتا ہے ۔

ایک شخص نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا : مراد کے کچھ لوگ آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں تو علی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے اس کی اس چیز سے حفاظت کرتے ہیں جو کہ تقدیر میں نہیں تو جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ دونوں اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں یقینا موت پختہ ڈھال ہے ۔

سورۃ الرعد کی آیت میں مذکور معقبات ہی دوسری آیات سے بھی مراد ہیں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

(اور وہ (اللہ تعالی) اپنے بندوں پر غالب اور بلند اور تم پر حفاظت کرنے والے بھیجتا ہے حتی کہ جب تم میں سے کسی ایک کی موت آجاتی ہے تو اسے ہمارے بھیجے ہوئے فوت کرتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے)

توحفظہ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالی بھیجتا ہے تاکہ وہ بندے کی موت تک حفاظت کریں ۔

سوم :

وہ فرشتے جوکہ نیکیاں اور برائیاں لکھتے ہیں ۔

لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ اس کے چھوٹے بڑے اور برے اعمال کو لکھنے کے لۓ دو فرشتے نہ ہوں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

(یقینا تم پر حفاظت کرنے والے عزت دار لکھنے والے مقرر ہیں جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں) الانفطار/10-12

اور ارشاد باری تعالی ہے :

(ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں جس وقت دو لینے والے جالیتے ہیں ایک دائیں اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے انسان منہ سے کوئی لفظ نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار رہتا ہے) ق/16-18

تو دائیں طرف والا نیکیاں اور بائیں طرف والا برائیاں لکھتا ہے ۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بائیں طرف والا غلطی کرنے والے مسلمان سے چھ گھنٹے تک قلم اٹھاۓ رکھتا ہے تو اگر وہ اپنے کۓ پر نادم ہو اور اللہ تعالی سے استغفار کرے اسے ختم کر دیتا ہے اگر نہ کرے تو ایک گناہ لکھتا ہے)

طبرانی الکبیر (8/158) اور اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع (2/212) میں صحیح کہا ہے ۔

تو جب ہم پر یہ ظاہر ہوگیا تو اس سے یہ پتہ چلا کہ انسان کی ولادت کے بعد اس کے ساتھ چار فرشتے ہوتے ہیں ۔

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

اللہ تعالی کا یہ فرمان :

(اور اس کے پہریدار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کر رہے ہیں) یعنی بندے پر فرشتے مقرر ہیں جو کہ اس کی حفاظت کے لۓ اپنی باری پہ آتے

ہیں دن میں حفاظت کرنے والے اور رات میں بھی اس کی حادثات اور تکلیفوں سے حفاظت کرتے ہیں جیسا کہ دوسرے فرشتے بھی ایک دوسرے کے بعد اپنی باری پر آتے ہیں جو کہ رات اور دن میں اس کے اچھے اور برے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں ۔

تو وہ دائیں اور بائیں اعمال کو لکھتے ہیں دائیں طرف والا نیکیاں اور بائیں طرف والا برائیاں لکھتا ہے ۔

اور دوسرے فرشتے اس کی حفاظت اور چوکیداری کرتے ہیں ایک آگے سے اور دوسرا پیچھے سے ۔

تو انسان دن کو چار فرشتوں کے درمیان اور اسی طرح رات کو بھی چار فرشتوں کے درمیان ہوتا ہے ۔

تفسیر ابن کثیر (504/2) اور مزید تفصیل کے لئے سوال نمبر 843 کا مراجعہ کریں ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 6523